170404 ـ موت کے بعد تارك نماز کو صدقہ اور روزے کا فائدہ

سوال

میرے والد صاحب فوت ہو گئے ہیں، والد صاحب کی زندگی میں کئی بار ان کی نمازیں رہ گئی جو انہوں نے ادا نہیں کیں، والد صاحب فوت ہوئے تو ان کی عمر پینسٹھ برس تھی، تو کیا جو نمازیں انہوں نے ادا نہیں کیں ان کا صدقہ ادا کرنے کا کوئی طریقہ ہے ؟
برائے مہربانی مجھے رہ جانے والی نمازوں کی تعداد کا حساب لگانے کا طریقہ اور ترک کردہ نمازوں کے بدلے کتنی رقم ادا کرنی ہے کے متعلق نصیحت فرمائیں.
مثال کے طور پر اگر ہم والد صاحب کی زندگی سے پندرہ برس نکال دیں تو ان کی باقی زندگی پچاس برس رہتی ہے اور پچاس برس کے 18250 دن بنتے ہیں جن میں انہوں نے نماز ادا نہیں کی تو آپ اس کے بارہ میں مجھے بتائیں میں آپ کا ممنون و مشکور رہوں گا.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

سستی اور اور کوتاہی سے نماز ترک کرنے کے حکم میں علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے، لیکن صحیح قول یہی ہے کہ وہ کافر ہوگا، اس کی تفصیل آپ سوال نمبر (2182) اور (5208) کے جوابات میں دیکھ سکتے ہیں.

جب یہ طے ہو گیا کہ تارك نماز کافر ہے تو پھر اس کی جانب سے نہ تو صدقہ کرنا جائز ہے، اور نہ ہی روزے رکھنا اور نہ ہی حج کرنا.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال کیا گیا:

کیا تارك نماز کی موت کے بعد اس کے لیے دعائے استغفار کرنا اور اس کی جانب سے صدقہ و خیرات کرنا صحیح ہے چاہے وہ بعض اوقات نماز کرتا اور بعض اوقات نماز چھوڑنے والا بھی ہو ؟

اور کیا اس کی نماز جنازہ میں شریك ہونا صحیح ہو گا اور اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا صحیح ہے یا نہیں؟

کمیٹی کے علماء کرام کا جواب تھا:

جس نے نماز کے وجوب کا انکار کرتے ہوئے نماز ترک کی تو مسلمانوں کے اجماع کے مطابق وہ کافر ہے، اور جس شخص نے سستی اور کاہلی کے ساتھ نماز ترک کی تو وہ بھی کافر ہے اس بنا پر جس شخص نے جان بوجھ کر عمدا نماز ترک کرتے ہوئے فوت ہوا تو اس کے لیے دعائے استغفار کرنا اور اس کی جانب سے صدقہ و خیرات کرنا جائز نہیں، اور اسی طرح اس کی نماز جنازہ میں شریک ہونا اور اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا بھی جائز نہیں ہے.

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" ہمارے اور ان (مشرکوں اورکافروں) کے درمیان جو عہد ہے وہ نماز ہے، چنانچہ جس نے بھی نماز ترک کی تو اس نے کفر کیا "

اسے امام احمد نے مسنداحمد اور اہل سنن نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" بندے اور کفر و شرک کے مابین (فاصلہ) نماز ترک کرنا ہے "

اسے امام مسلم نے صحیح مسلم میں روایت کیا ہے.

مستقل فتوی اور علمی ریسرچ کمیٹی.

الشیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز.

الشیخ عبد الرزاق عفیفی.

الشیخ عبد اللہ بن غدیان.

الشیخ عبد اللہ بن قعود.

ماخوذ از: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء

اور اگر آپ کا والد نماز کے وجوب سے جاہل تھا، یا پھر ان علماء کرام کی تقلید کرتا تھا جو سستی اور کاہلی سے ترک نماز میں عدم کفر کا فتوی دیتے ہیں تو ہم امید رکھتے ہیں کہ اللہ تعالی اسے معاف فرمائےگا، اور اس حالت میں اس

کی جانب سے دعائے استغفار کرنا اور اس کی جانب سے صدقہ و خیرات کرنا فائدہ مند ہوگا.

واللہ اعلم .